International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
https://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/index *PISSN2709-389*
(Volume.4, Issue.3 (2024)
(July-September)

The Trading and Usage Concepts of the Prophet Muhammad ﷺ in the Contemporary Era

"نبی اکرم ﷺ کے اصولِ تجارت اور عصر حاضر میں استفادہ کی صورتیں "

Izharullah Chishti
PhD scholar Riphah International University Islamabad
Email ID: (izharchsabri786@gmail.com)
Syed Zainul Abidin
PhD scholar Riphah International University Islamabad

Abstract

This research investigates the trade principles of Prophet Muhammad ﷺ and their enduring relevance in today's complex global market. Through an in-depth examination of the ethical and moral foundations of the Prophet's ﷺ trading practices, the study underscores how these values particularly honesty, trustworthiness, and fairness are not only foundational to Islamic commerce but also universally applicable to modern business ethics. The Prophet's ﷺ approach to trade emphasized the importance of mutual respect, transparency, and justice, principles that remain essential for fostering ethical business conduct in the contemporary world. The research further explores the practical application of these principles in modern-day global trade environments, providing case studies and examples that illustrate their potential to enhance trust, reduce corruption, and promote a more equitable economic system. Additionally, this study addresses how these timeless trade principles can offer solutions to some of the pressing challenges faced by businesses today, such as navigating ethical dilemmas, mitigating financial inequalities, and ensuring corporate responsibility. The findings suggest that integrating the Prophet's ﷺ trade principles into contemporary business practices has the potential to lead to greater integrity, sustainability, and long-term economic stability across various sectors.

Keywords: Trade Principles, Ethical Commerce, Contemporary Relevance, Business Ethics, Financial Practices, Corporate Responsibility, Economic Sustainability.

تعارف : یوں تو حضور اقدس ﷺ کی مبارک زندگی کے ہر پہلو میں انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ پنہاں ہے جس سے رہنمائی لے کر بنی نوع انسان رہتی دنیا تک اپنے تمام مسائل کا حل تلاش کر سکتی ہے لیکن زیر نظر تحقیقی مقالہ میں اسوہ حسنہ میں سے تجارت کا انتخاب کیا گیا ہے، جس میں اس بات کا جائزہ لیا جارہا کہ تجارت کے وہ کون سے ایسے سنہرے اصول وضوابط ہیں جن کو اپنا کر آج کی جدید تجارتی اصطلاحات ،شرائط اور مختلف الانواع تجارتی سرگرمیوں میں شرعی اصولوں کے مطابق حصہ لیا جا سکتا ہے۔کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی اعلیٰ اخلاقی قدروں اور اصولوں کو عملی طور پر پیش کیا ہے جیسے کہ آپ کی تجارت میں صداقت، امانت، انصاف، اور شفافیت جیسے اصول شامل تھے جو آج بھی تجارتی معاملات میں نہایت اہم

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجارت کے اصول اسلامی اخلاقیات کا حصہ ہیں اور ان کی پیروی سے نہ صرف فرد بلکہ مجموعی طور پر معاشرت میں بھی فلاح ممکن ہے۔

اسوہ نبوی ﷺ سے ماخوذ اصولِ تجارت

اسوہ نبوی ﷺ سے لئے گئے اصولِ تجارت نہایت جامع اور مکمل ہیں، جو ہر دور اور معاشرت میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں تجارت کو نہ صرف ایک معاشی سرگرمی بلکہ اخلاقی اور دینی فریضہ بھی سمجھا جاتا ہے، یہاں کچھ اہم اصول ذکر کیے جاتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے لیے گئے ہیں۔

1۔ صدق وامانت داری

نبی کریم ﷺ نے تجارت میں صداقت اور امانت داری کو بنیادی اصول قرار دیا۔ آپ نے ہمیشہ سچ بولنے اور وعدوں کو پورا کرنے پر زور دیا، جو کہ آج بھی تجارتی اخلاقیات میں بنیادی اصول سمجھے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے " التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ[1]" جس کا مفہوم یہ ہے کہ سچا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

2۔ انصاف اور شفافیت

حضور اقدس ﷺ نے تجارتی معاملات میں انصاف اور شفافیت کو بھی اہمیت دی۔ آپ نے کبھی بھی خریدار یا فروخت کنندہ کے ساتھ دھوکہ دہی نہیں کی اور ہمیشہ معاملات میں انصاف پر عمل کیا۔ چنانچہ دھوکہ دہی پر سخت وعید مروی ہے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے «مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا» [2] یعنی جس نے بھی دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں۔ اس اصول کی پیروی سے تجارتی معاملات میں شفافیت اور انصاف کی ضمانت فراہم کی جا سکتی ہے۔

3۔ محرمات سے اجتناب

حضور اقدس ﷺ نے تجارت میں تمام ممنوعات ومحرمات سے پرہیز کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے سود، دھوکہ دہی، اور ناجائز منافع خوری کو منع کیا۔ اس کی مثالیں آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ملتی ہیں، جیسے کہ فتح مکہ کے بعد تجارتی معاملات میں نئے اصول وضع کیے گئے۔ سود کی حرمت اور قباحت کے متعلق ذخیرہ احادیث میں بکثرت وعیدیں موجود ہیں مجملہ ان میں سے ایک حدیث بطور نمونہ یہاں ذکر کی جاتی ہے "وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: " لَعَنَ اللهُ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ ، وَكَاتِبَهُ"[3] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ربا کھانے والے، کھلانے والے، گواہوں اور لکھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

4۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

ذخیرہ اندوزی (hoarding) ایک ایسا عمل ہے جس میں چیزوں کو خرید کر انہیں زیادہ منافع کے لیے چھپایا جاتا ہے، تاکہ بازار میں قلت پیدا ہو اور قیمتیں بڑھ جائیں۔ آپ ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کی مذمت کی اور اس کے نقصانات کی طرف توجہ دلائی۔ یہاں کچھ احادیث پیش کی جائیں گی جو ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کو واضح کرتی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص غلہ روکے تاکہ قیمتیں بڑھ جائیں، وہ گنہگار

ہے"[4]۔ایک اور روایت میں ارشاد ہوا"جو شخص مسلمانوں کے بازار میں غلہ اس نیت سے روکے کہ اس سے قیمتیں بڑھ جائیں، تو اللہ اسے کوڑھ اور مفلسی میں مبتلا کرے گا۔"[5]

نبی کریم ﷺ کی تجارت کے نتائج ثمرات

1۔معاشرتی ترقی

حضور اقدس ﷺ کی تجارت کے اصول معاشرت میں ترقی اور فلاح کا باعث بنے۔ آپ کی تعلیمات نے لوگوں کو ایمانداری اور انصاف کے راستے پر چلنے کی ترغیب دی، جس سے معاشرتی روابط میں بہتری آئی۔

2۔ اقتصادی استحکام

حضور اقدس ﷺ کے اصولوں کی رو سے تجارتی معاملات میں شفافیت اور انصاف کے باعث اقتصادی استحکام ممکن ہوا۔ آپ کی تعلیمات نے تجارتی قوانین کو اس طرح وضع کیا کہ تمام فریقین کے حقوق کا تحفظ ممکن ہو سکے۔

3۔عالمی تجارتی اصولوں پر اثرات

حضور اقدس ﷺ کی تجارت کے اصول آج بھی عالمی تجارتی اصولوں پر اثرانداز ہیں۔ آپ کی تعلیمات نے تجارتی اخلاقیات کی بنیاد رکھی، جو موجودہ دور میں بھی قابلِ عمل ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی تجارت کے اصولوں نے نہ صرف عرب معاشرے میں بلکہ عالمی تجارتی اصولوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ آپ ﷺ کے اصولِ تجارت آج بھی اخلاقیات، عدل، اور ایمانداری کی بنیاد پر قائم عالمی تجارتی قوانین کے لیے ایک مشعل راہ ہیں۔ ذیل میں ان اصولوں کی چند مثالیں اور ان کے عالمی تجارتی اصولوں پر اثرات دیے گئے ہیں:

4۔۔ایمانداری اور شفافیت

حضور اقدس ﷺ نے تجارت میں دیانت اور شفافیت کو ہمیشہ فوقیت دی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:"مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا"[6]ترجمہ:"جس کسی نے بھی دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔" یہ حدیث تجارتی معاملات میں دیانتداری کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جو آج کل کی عالمی تجارت میں شفافیت کے اصول کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ جدید تجارتی قوانین میں شفافیت اور دیانتداری کو اولین شرط قرار دیا گیا ہے تاکہ کاروباری معاملات میں کوئی دھوکہ نہ ہو۔

5۔عدل اور انصاف

حضور اقدس ﷺ نے تجارت میں عدل وانصاف کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:"الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"[7]ترجمہ: "دونوں متعاقدین کو تب تک اختیار حاصل ہے جب تک مجلس ایک ہو، پس اگر وہ سچ بولیں اور وضاحت کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت دی جاتی ہے اور اگر وہ حقیقت کو چھپالیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی بیع سے برکت ختم کی جاتی ہے۔

اس اصول کو آج کل کے کاروباری معاہدوں میں Fair Dealing کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں عدل و انصاف پر مبنی معاہدے کیے جاتے ہیں۔

6۔ملاوٹ سے بچنے کی تلقین

حضور اقدس ﷺ نے تجارت میں ملاوٹ سے سختی سے منع فرمایا۔ ارشاد ہے "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَدِيعَةِ[8]"۔ترجمہ "آپ ﷺ نے ملاوٹ سے روکا" یہ اصول آج کے عالمی معیار (Standards) کے مطابق خوراک اور مصنوعات کی ملاوٹ سے بچنے کے قوانین کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

7۔نیک نیتی اور برکت

حضور اقدس ﷺ نے تجارت میں نیت کے کردار پر خوب روشنی ڈالی اور برکت کے حصول کے لیے صدق و صفا کی تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ ينكحها، فهجرته إلى ما هاجر إليه[9]"ترجمہ:"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے،اور ہر انسان کو وہی ملتا ہے جو اس نے نیت کی ہو" یہ اصول جدید کاروباری حکمت عملیوں میں Ethical Business Practices کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جہاں نیت اور اخلاقیات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

8۔حقوق العباد

آپ ﷺ نے ہمیشہ خریداروں اور فروخت کنندگان کے حقوق کا تحفظ کیا اور ظلم و زیادتی سے منع فرمایا۔

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ[10]"ترجمہ:"اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے۔" یہ اصول آج کل کے تجارت میں Corporate Social Responsibility (CSR) کے تصور سے مطابقت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے یہ اصول آج بھی نہ صرف مسلم دنیا بلکہ عالمی سطح پر تجارت کے اہم اور بنیادی اصول سمجھے جاتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کی تجارتی سرگرمیاں

1۔ تجارتی زندگی میں اسوہ نبوی

زمانہ طفولیت سے ہی تجارت آپ ﷺ کی اہم معاشی سرگرمیوں کا حصہ رہی ہے ۔ آپ ﷺ قریش کے معروف قبیلے بنوہاشم کے چشم و چراغ تھے جن کا مکہ کی تجارت میں ایک بلند مقام تھا، اسی وجہ سے آپ نے لڑکپن سے ہی تجارتی سرگرمیوں میں حصہ لیا بلکہ بطور پیشہ اسے اپنایا، مختلف اسفار کئے اور کاروباری معاملات کے مختلف پہلوؤں سے اچھی طرح واقفیت حاصل کی۔ نبی اکرم ﷺ نے شام، یمن، اور دیگر علاقوں میں سفر کرکے تجارت کی اور مختلف اقوام اور ثقافتوں کے ساتھ معاملات کئے۔ نبی اکرم ﷺ کا تجارتی سفر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، جو خود ایک کامیاب تاجرہ تھیں، نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی تجارت کے لئے بطور معتمدِ خاص منتخب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تجارتی تجربے اور عمدہ کردار کے ذریعے حضرت خدیجہ رضی

اللہ عنہا کا اعتماد حاصل کیا[11]۔ یہ تجارتی شراکت بعد میں نبی اکرم ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا باعث بنی۔

2۔ تجارت میں حکمت عملی

حضور اقدس ﷺ کی تجارتی حکمت عملی کو اسلامی تجارت کے اصولوں کا عملی نمونہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ دیانت داری، صداقت، اور انصاف کو اپنی تجارتی حکمت عملی میں مقدم رکھا۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی جھوٹ، دھوکہ دہی، یا ناپ تول میں کمی کا سہارا نہیں لیا۔

یوں تو آپ ﷺ کی کامیاب تجارتی حکمت عملیاں ان گنت ہیں لیکن اس کی ایک مثال "حلف الفضول" کے معاہدے کی ہے جو اس وقت قبائل قریش کے مابین طے ہوا جب آپ ﷺ خوب جوان تھے، اس معاہدے کے مجملہ مقاصد میں سے اہم ترین مقصد تجارت میں کاروبار میں عدل وانصاف اور وداداری کے ساتھ ساتھ امانت داری کو فروغ دینا تھا[12]۔ آپ ﷺ نے حلف الفضول کی حمایت کی اور بعد ازاں اسے اسلامی تجارت کے اصولوں میں سے قرار دیا۔

ایک اور اہم حکمت عملی جو آپ ﷺ نے اپنائی وہ مختلف علاقوں کے تاجروں کے ساتھ شراکت داری کرنا تھی۔ آپ ﷺ نے مقامی اور غیر مقامی تاجروں کے ساتھ منصفانہ معاہدات کیے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے تجارت کے ذریعے صرف معاشی فائدہ نہیں بلکہ اخلاقی وروحانی تربیت بھی کی۔

3۔ تجارتی شرکاء اور معاملات

آپ ﷺ کے کاروباری شرکاء میں مختلف افراد شامل تھے جو مکہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے سب سے اہم حضرت خدیجہ تھیں، جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دیانت داری، صداقت، اور تجارتی مہارت کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنی تجارت کا ذمہ دار بنایا۔ حضرت خدیجہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے معاملات میں ایک اعلیٰ درجے کی دیانت داری اور باہمی اعتماد کا مظاہرہ نظر آتا ہے۔

آپ ﷺ کے دیگر تجارتی شرکاء میں حضرت ابو بکر صدیق بھی شامل تھے۔ جو نبی اکرم ﷺ کے قریبی ساتھی اور بعد ازاں خلیفہ اول کے منصب پر فائز ہوئے، نے بھی تجارت میں نبی اکرم ﷺ کے اصولوں کو اپنایا اور انہی خطوط پر اپنے تجارتی معاملات کو چلایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایک معروف تاجر تھے جو آپ ﷺ کے ساتھ تجارتی شراکت میں شامل تھے۔[13]

نبی اکرم ﷺ کے تجارتی معاملات میں ہمیشہ انصاف اور دیانت داری کو فوقیت دی گئی۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنے شرکاء یا گاہکوں سے ناانصافی نہیں کی اور ہمیشہ ان کے حق کا احترام رکھا اور یوں آپ ﷺ کی یہ خصوصیات نہ صرف آپ کے تجارتی کامیابی کا باعث بنیں بلکہ اسلام کے اصولوں کو بھی عملی جامہ پہنایا۔

عصر حاضر میں اسوہ نبوی کے تجارتی اصول سے استفادہ

1۔ آج کی تجارتی دنیا اور اسوہ نبوی ﷺ

حضور اقدس ﷺ نے تجارتی دنیا میں جن اعلی اخلاقی قدروں کی بنیاد رکھی، جن میں دیانت داری، صداقت، انصاف، اور شفافیت کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ یہ اصول آج کے تجارتی ماحول میں بھی انتہائی

اہمیت رکھتے ہیں۔ اخلاقی تجارت کی موجودہ دنیا میں ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے، خاص طور پر جہاں تجارتی نظام میں پیچیدگیاں اور عالمی سطح پر مسابقت میں اضافہ ہو چکا ہے[14]۔

اخلاقی تجارت کی ضرورت کا ادراک مختلف بین الاقوامی تنظیموں، جیسے کہ "انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس (ICC) "کے اخلاقی اصولوں میں بھی موجود ہے[15]۔ آپ ﷺ کے اصولوں کی پیروی کر کے، تاجر اپنی کاروباری سرگرمیوں میں انصاف، امانت، اور دیانت کو شامل کر کے نہ صرف معاشرتی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ان کی ساکھ بھی مضبوط ہوتی ہے۔

2۔ اسوہ نبوی ﷺ روشنی میں جدید کاروباری اخلاقیات

آپ ﷺ کی سکھائی گئی اعلی تجارتی اقدار میں صداقت، امانت، اور عدل کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے، جو آج کے کاروباری اخلاقیات میں بھی اہم ہیں۔ جدید کاروباری اخلاقیات میں اخلاقی فیصلہ سازی، کارپوریٹ سوشل رسپانسبلٹی(CSR) ، اور سٹیک ہولڈرز کے حقوق کی رعایت شامل ہے ۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں تجارت کا مقصد صرف معاشی فائدہ حاصل کرنا نہیں، بلکہ سماجی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرنا ہے[16]۔

جدید دور میں، اسلامی کاروباری اخلاقیات کے اصولوں کو مختلف کاروباری تنظیموں اور اداروں میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ مثلاً، "اسلامک فنانس" کے اصول، جن میں غیر سودی بینکاری، شفافیت، اور انصاف کی بنیاد پر معاہدات کی تشکیل شامل ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات کی عکاس ہیں[17]۔

3۔ قرض اور سود کے مسائل میں اسوہ نبوی کے اصولوں کا اطلاق

آپ ﷺ نے سود (ربا) کی سختی سے ممانعت کی اور قرض کے معاملات میں انصاف اور شفقت کو ترجیح دی۔ آج کے معاشی نظام میں جہاں سود کی معیشت کا غلبہ ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات ایک متبادل فراہم کرتی ہیں جو کہ زیادہ منصفانہ اور انسانی حقوق کے مطابق ہے[18]۔

اسلامی بینکنگ اور فنانس کے اصول نبی اکرم ﷺ کے تعلیمات پر مبنی ہیں جن کا مقصد سود سے پاک مالیاتی نظام قائم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، قرض کے معاملات میں قرض دہندہ اور مقروض کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا جاتا ہے تاکہ دونوں کے درمیان عدم مساوات اور ظلم کا خاتمہ ہو[19]۔

4۔ اسوہ رسول ﷺ سے امانت داری اور عصر حاضر تجارتی امور پر اثرات

حضور اکرم ﷺ کی صدق وامانت داری آپ کے کاروبار کا اہم جزو تھیں، اور اسی بناء پر حضور ﷺ کو "صادق" و "امین" کے القابات ملے۔ آج کے کاروباری ماحول میں، کسی کمپنی یا فرد کی ساکھ اس کی کامیابی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اچھی شہرت اور بااعتمادی آج کی دنیا میں بھی اہم ہیں، جہاں صارفین اور تجارتی شراکت دار زیادہ شفافیت اور دیانت داری کی توقع رکھتے ہیں[20]۔

حضور اقدس ﷺ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے، کاروباری اپنی ساکھ کو مضبوط کر سکتے ہیں اور طویل المدتی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، امانتداری کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر تجارتی دنیا میں اعتماد سازی اور وفاداری کو فروغ مل سکتا ہے۔

نتائج تحقیق

- حضور اقدس ﷺ کے تجارتی اصول نہ صرف ان کے دور میں مؤثر ثابت ہوئے بلکہ آج کی عصری دنیا میں بھی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان اصولوں میں صداقت، امانت داری، انصاف، اور شفافیت شامل ہیں، جو کہ آج کے تجارتی نظام میں اخلاقی معیارات کے طور پر اپنائے جارہے ہیں۔ یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصول عالمی تجارتی ماحول میں اخلاقی تجارت اور انصاف پر مبنی معیشت کے فروغ کے لئے نہایت مفید ہیں۔
- تحقیق کے دوران یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ اسوہ نبوی کا اطلاق تجارتی اخلاقیات میں کامیابی کے لئے کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی صداقت اور امانت داری کے اصول، کاروباری ساکھ اور اعتماد کی بنیاد ہیں۔ جب آج کے کاروباری دنیا میں ان اصولوں کو اپنایا جاتا ہے تو نہ صرف تجارتی شراکت داری مضبوط ہوتی ہے بلکہ کاروباری کامیابی بھی ممکن ہوتی ہے۔
- ایک نتیجہ یہ بھی سامنے آیا کہ نبی اکرم ﷺ کے تجارتی اصولوں کی بنیاد پر کاروباری ماحول میں اصلاحات کی جا سکتی ہیں۔ خاص طور پر سود اور قرض کے معاملات میں نبی اکرم ﷺ کے اصولوں کے مطابق مالیاتی نظام کی تشکیل سے معاشرتی انصاف کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس تحقیق نے یہ بھی تجویز دی کہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاقی اور انصاف پر مبنی اصولوں کو اپنانا، موجودہ معاشی نظام کی بہتری کے لئے ایک مثالی راستہ ہو سکتا ہے۔

مصادر مراجع:

---

1 ترمذی، محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (ت 279 ھ) سنن الترمذي، ت: احمد محمد شاکر، ط: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، ابواب البيوع، بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ، 3/507 حدیث نمبر 1209۔

2 ایضا، 3/598، حدیث نمبر 1315۔

3 احمد، الإمام أحمد بن حنبل (164 - 241 ھ) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ت: شعيب الأرنؤوط، ط: مؤسسة الرسالة، 6/270۔ اور کتاب کے محقق نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔

4 احمد ابن حنبل، احمد محمد بن حنبل، مسند الامام احمد، ت: محمد احمد شاکر، ط: دار الحدیث قاہرہ، 8/366 حدیث نمبر 8602۔ صحیح مسلم معمولی تبدیلی کے ساتھ حدیث نمبر 1605۔

5 مسند احمد ابن حنبل، 1/224 حدیث نمبر 135۔ اس کی اسناد صحیح ہے دیکھئے: نفس مصدر وصفحہ از محمد احمد شاکر۔

6 ترمذی،محمد بن عیسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (ت 279 ھ) سنن الترمذي،ت:احمد محمد شاکر،ط:شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر،ابواب البیوع،3/598،حدیث نمبر 1315۔

7 بخاری،محمد بن اسماعیل البخاری،صحیح البخاری،ت:د. مصطفى ديب البغا،ط: دار ابن كثير، دار اليمامة)–دمشق،کتاب البیوع، بَاب: إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا،2/731حدیث نمبر1973۔

8 ابن القطان، علي بن محمد بن عبد الملك الكتامي الحميري (ت628ھ) الإقناع في مسائل الإجماع،ت:حسن فوزي الصعيدي،ط:الفاروق الحديثة للطباعة والنشر2/236،حدیث نمبر3554۔

9 بخاری،محمد بن اسماعیل البخاری،صحیح البخاری،ت:د. مصطفى ديب البغا،ط: دار ابن كثير، دار اليمامة)–دمشق،1/3حدیث نمبر1، باب: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

10 النحل16:90۔

11 ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب المعافری (ت 213 هـ) السيرة النبوية لابن هشام،ت: مصطفى السقا [ت 1389 هـ]- إبراهيم الأبياري [ت 1414 هـ]- عبد الحفيظ شلبی،ط: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي1/188۔

12 ایضا،1/134۔

13 "رحمت للعالمین"، صفحہ218، شیخ صفی الرحمن مبارکپوری، دار السلام،2000۔

14 عبدالرحمن،"سیرت النبی ﷺ"، جلد2، صفحہ120-123، دار الکتب،1998۔

15 Hossain, Md. Mosharraf. "The Ethical Basis of Business: A Study in the Light of Islamic Perspective." *International Journal of Business and Management*, 2013.

16 Zaman, Asad. "Islamic Economics: A Survey of the Literature." *Islamic Studies*, 2000.

17 "الاخلاق فی التجارة"، صفحہ 45-48، شیخ محمد الغزالی، دار الکتب الاسلامیہ، 2005۔

18 تجارت النبی ﷺ"، صفحہ 102-105، ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، دار الکتب الاسلامیہ، 2000۔

19 El-Gamal, Mahmoud A. "Islamic Finance: Law, Economics, and Practice." *Cambridge University Press*, 2006.

20 Khan, Muqtedar. "Trust in Business Ethics: An Islamic Perspective." *Journal of Business Ethics*, 2015.